بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے متعلق ۵ آیات قرآنی اور ۴۰ احادیث پر

مشتمل کتاب

اسماع اربعین

فی

شفاعۃ سید المحبوبین

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ

ناشر

مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

سلسلہ مطبوعات ۱۸

مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

نام کتاب شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(اسماع اربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین)

مصنف امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

عرض ناشر محمد یٰسین (فاضل عربی) بانی و صدر مجلس رضا واہ کینٹ۔

کتابت ابوالبلال

تعداد چھ ہزار

پریس سرفراز طاہر پرنٹرز راولپنڈی

تاریخ اشاعت ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ، ستمبر ۱۹۸۴ء

ہدیہ دعائے خیر برائے اراکین و معاونین مجلس رضا واہ کینٹ

نوٹ

بیرونی حضرات ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

عرضِ ناشر

قارئین و اراکین حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس سے قبل مجلس ہذا نے کنز الایمان کا ساتواں پارہ شائع کیا تھا۔ امید ہے کہ تمام حضرات نے اس سے استفادہ کر لیا ہوگا۔ آٹھویں پارے کی اشاعت کی طرف عمل تیزی سے جاری ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اس وقت مجلس ہذا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف شفاعتِ مصطفےٰ (اسماع اربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین) کو زیورِ طبع سے آراستہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

اس کتاب کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ کتاب اس پُرفتن دور کی تالیف ہے، جس وقت شفاعتِ رسول سے منہ موڑا جا رہا تھا۔ اور فاضل بریلوی نے اس کتاب کی صورت میں اس عقیدۂ باطلہ و فاسدہ کا رد کیا تھا۔

آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ نے فقہ میں نابغہ روزگار شخصیت بنایا تھا، وہاں آپ کو سیاسی بصیرت بھی قابلِ تحسین عطا فرمائی تھی۔ آپ استفتاء کا جواب جہاں عالمانہ اور محققانہ شان سے فرماتے تھے، وہیں خداداد بصیرت سے مستقبل میں اس کے اثرات کا قبل از وقت جائزہ لے لیتے تھے۔ یہ آپ کی غایت درجہ احتیاط کا نتیجہ تھا۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز کے علم و فضل

کے مداحین کی اس رائے سے راقم السطور اتفاق کرتا ہے کہ آپ تلمیذ الرحمٰن تھے۔ آپ کے علوم و فنون کسبی کے بجائے وہبی ہیں۔ چودہ سال کی کم سنی میں مسندِ استاد پر جلوہ افروز ہونا، اللہ تعالیٰ خصوصی فضل و کرم کے بغیر ممکن نہیں۔ اس عمر میں علم و فضل کے اکثر درخشندہ ستارے مبادیات کی بھول بھلیوں میں "تلاش منزل" میں مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے اس خصوصی انعام کی وجہ سے آپ کی ذات میں حبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہے۔ آپ نے نزدیک دوستی اور دشمنی کا معیار عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایک سچے محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ ابریشم کی طرح نرم اور گستاخ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فولاد کی طرح سخت۔ گستاخ مصطفےٰ کی خبر لیتے ہوئے جس زورِ بیان کا ثبوت آپ دیتے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ جس کا اظہار آپ کی تصانیف سے ہوتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ اطاعتِ خدا اور محبّت رسول کا پیکر تھے۔

★ آخر میں تمام قارئین کرام کو مجلس ہٰذا کی رُکنیت اختیار کرنے کی پُرخلوص دعوت دیتا ہوں۔ رُکنیت فارم درج ذیل پتہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

منجانب

محمد یٰسین عفی عنہ

بانی و صدر مجلس رضا (رجسٹرڈ) واہ کینٹ

33، G 23 - واہ کینٹ

مورخہ:-

ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

ستمبر ۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفسار

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے۔ بیان فرمائیں، اجر پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب۔ الحمد للہ البصیر السمیع والصلوٰۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلی آلہ وصحبہ کل مساء وصبیح۔

سبحان اللہ! ایسے سوال سن کر کتنا تعجب ہوتا ہے کہ مسلمان و مدعی سنیت اور ایسے واضح عقائد میں شک وشبہہ کی آفت۔ یہ بھی قربِ قیامت کی علامت ہے۔ احادیث شفاعت ایسی نہیں کہ کسی طرح چھپ سکیں۔

بیسیوں صحابہ سینکڑوں تابعین، ہزاروں محدثین ان کے راوی ہیں احادیث کی ہر قسم کی کتابیں مثلاً صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع مصنفات احادیث شفاعت سے مالا مال۔ اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال۔ بلکہ دیہقانی جُہال بھی اس عقیدے سے آگاہ ہیں۔ خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تفصیلات کے لئے فقیر کا رسالہ "سمع وطاعۃ لاحادیث الشفاعۃ" دیکھئے، جس میں بکثرت احادیث شفاعت کی جمع وتلخیص کی گئی ہے۔ یہاں صرف چالیس احادیث اور چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ — قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں بھیجے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ مقام محمود کیا چیز ہے، فرمایا "هُوَ الشَّفَاعَةُ"، وہ شفاعت ہے۔

(۲) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ — عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری تو حضور شفیع اُمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النّار۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہا۔ طبرانی معجم اوسط اور بزاز مسند میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمّد فاقول ای رب رضیت" میں اپنی اُمّت کے لئے شفاعت کرونگا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا۔ اے محمد! تو راضی ہوا۔ میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میں راضی ہوا۔

(۳) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ — اے حبیب! مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ۔

خود رب رحیم و کریم ہم گناہگاروں کی شفاعت کے لئے اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے۔

(۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے استغفار کریں۔ اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت میں گناہ گار مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہمارے محبوب کی سرکار میں حاضر ہو کر درخواستِ شفاعت کرو محبوب تمہاری شفاعت کرے گا، تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

(۵) وَاِنْ قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ ۔

جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کی بدبختی کا ذکر ہے کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے۔ پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اور جو کل نہ پائیں گے، وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج اُن سے التجا نہ کرے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

احادیث

احادیث شفاعت کبریٰ میں ہے کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا، کہ کاٹے نہ کٹے۔ سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک۔ اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کی جائے گی۔ اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھی جائے گی۔ پیاس کی شدّت وہ کہ خدُا نہ دکھائے۔ گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے۔ بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا۔ اتنا کہ جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں۔ اس میں غوطے کھائیں گے۔ گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔ لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم السلام کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سُنیں گے۔ سب انبیاء فرمائیں گے، ہمارا یہ مرتبہ نہیں۔ ہم اس لائق نہیں۔ ہم سے یہ کام نہ ہوگا۔ نفسی نفسی۔ تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے سب حضور پُرنور خاتم النبیین سید الاوّلین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا فرمائیں گے۔ یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے۔ میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر اپنے رب کریم جلّ جلالہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے۔ اُن کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔	اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ۔ اور عرض کرو تمہاری بات سُنی جائے گی۔ اور مانگو کہ عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری

شفاعت قبول ہے۔

یہی مقام محمود ہوگا، جہاں تمام اوّلین وآخرین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور خدا کی حمد وثنا کا غُل پڑجائے گا۔ اور موافق ومخالف سب کھل جائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے، کسی کی نہیں۔ اور رب العزت کے یہاں جو عظمت ہمارے نبی کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ اسی لئے اللہ پاک اپنی حکمت کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاء کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے۔ دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔

یہ حدیثیں صحیح بخاری وصحیح مسلم اور حدیث کی تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف ومشہور ہیں۔ ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک کرنے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ منگا کر دیکھ لے۔ یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوش عوام تک کم پہنچی ہوں جن سے مسلمان کا ایمان ترقی پائے۔ منکر کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے بالخصوص ان احادیث سے اس ناپاک تحریف کا رد ہو جو بعض بد دینوں، خدا نا ترسوں، ناحق کوشوں باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کی۔ اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کے لئے ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گھڑی۔ ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے لئے متعین ہیں۔ انہی کی سرکار سرکار بے کس پناہ ہے۔ انہی کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے۔ تہ جس

ایک بد مذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے شفیع کا پیارا نام بتا دیا۔ اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ یہ بات گول رکھی، جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے۔ جس کو وہ چاہے ہمارے لئے شفیع بنا دے۔ یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لئے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو۔ اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پشیمان و ترساں و لرزاں ہے۔ جس طرح ایک کور باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی، مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں۔ اور چوری کو اسے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھیرایا۔ مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا۔ سو اس پر شرمندہ ہے۔ اور رات دن روتا ہے۔ نہیں نہیں۔ ان کے رب کی قسم! جس نے انہیں شفیع المذنبین بنایا۔ ان کی شفاعت، ہم جیسے روسیاہوں پُرگناہوں، سیہ کاروں ستم گاروں کے لئے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے۔ جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے۔

ع ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از مَن

وحسبنا اللہ تعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع الجمیل وعلیٰ اٰلہ وصحبہ بالوف التبجیل والحمد للہ رب العٰلمین

حدیث نمبر ۱، ۲، ۴۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اکفی اترونها للمومنین المتقین لا و لکنها للمذنبین الخطائین۔	اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی اُمّت جنّت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ نہیں بلکہ وہ ان گناہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت کار ہیں۔

حدیث نمبر ۳:۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع عاصیاں صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی للھالکین من اُمّتی	میری شفاعت میرے اُن امتیوں کیلئے ہے جن کو گناہوں نے ہلاک کر ڈالا

ع حق ہے اے شفیع میرے میں قربان تیرے

حدیث نمبر ۴ تا ۸:۔ ابو داؤد، ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادہ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی و ابن ماجہ ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی لاھل الکبائر	میری شفاعت میری اُمّت میں

من امتی — ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

حدیث نمبر ۹:۔ ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

شفاعتی لاھل الذنوب من امتی — میری شفاعت میرے گنہ گار امتیوں کے لئے ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وان زنی وان سرق. اگرچہ زانی ہو۔ اگرچہ چور ہو۔ فرمایا! وان زنی وان سرق علی زعم خلف ابی الدرداء۔ اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو بخلاف خواہش ابو درداء کے۔

حدیث نمبر ۱۰، ۱۱:۔ طبرانی وبیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

انی لاشفع یوم القیامۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔ — رُوئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں، ہیں قیامت کے دن ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤنگا

حدیث نمبر ۱۲:۔ بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ — میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے، جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳:- احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

انها اوسع لهم هی لمن	شفاعت میں امت کے لئے زیادہ
مات ولا یشرك بالله	وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کیلئے
شیئاً	ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث نمبر ۱۴:- طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اٰتی جهنم فاضرب مابها	میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف
فیفتح لی فادخلها فاحمد الله	لے جاؤں گا۔ وہاں خدا کی تعریفیں
محامد ماحمده احد قبلی	کرونگا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں
مثله ولا یحمده احد بعدی	نہ میرے بعد کوئی کرے پھر دوزخ سے
مثله ثم اخرج منها من قال	ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص
لا اله الا الله مخلصاً۔	دل سے لا اله الا الله کہا۔

حدیث نمبر ۱۵:- حاکم بافادہ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

یوضع للانبیاء منابر من ذهب	انبیاء کیلئے سونے کے منبر بچھائے جائیں
یجلسون و یبقی منبری و	گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی
ولم اجلس لا ازال اقیم خشیة	رہے گا کہ میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے

ان ادخل الجنة ويبقى امتى
بعدى فاقول يارب امتى
امتى فيقول الله يا محمد
وما تريد ان اصنع بامتك
فاقول يارب عجل حسابهم
فما ازال اشفع حتى اعطى الذين
قد بعث بهم الى النار وحتى
ان مالكا خازن النار فيقول
يا محمد ما تركت بغضب
ربك فى امتك من بقية۔
(صلى الله تعالى عليه وسلم)

رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر
سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت میں
نہ بھیج دے اور میری اُمّت میرے بعد رہ
جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میری
اُمّت میری اُمّت اللہ تعالیٰ فرمائے گا،
اے محمّد تیری کیا مرضی ہے۔ میں تیری اُمّت کے
ساتھ کیا کروں۔ عرض کرونگا اے رب میرے
ان کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت
کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی
رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنھیں دوزخ بھیج
چکے تھے۔ یہانتک کہ مالک داروغہ دوزخ
عرض کریگا اے محمد آپ نے اپنی اُمّت میں
رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

حدیث نمبر ۱۶ تا ۲۱ :- بخاری ومسلم ونسائی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار طبرانی وبیہقی وابونعیم حضرت عبد اللہ ابن عباس اور احمد بسند حسن وبزار بسند جیّد دارمی وابن شیبہ وابو یعلی وابونعیم وبیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری اور کبیر میں حضر سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ وطبرانی حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے راوی، حضورِ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت
خاص مجھی کو ملی ۔ میرے سوا کسی نبی
کو یہ منصب نہ ملا ۔

حدیث نمبر ۲۲، ۲۳۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے ۔ انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم سے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

"انبیاء کرام علیہم السلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہیں ، مگر ایک دعا ۔ انہیں خاص جناب باری تعالیٰ سے ملتی ہے ۔ جو کہ جو چاہو ، مانگ لو ۔ بے شک دیا جائے گا ۔ تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک سب اپنی اپنی دعا دنیا میں کر چکے ۔ اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی ۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کیلئے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے ، جو ایمان پر دنیا سے اٹھی" ۔ اللهم الحقنا بجاهه عندك ، آمين

اللہ اکبر ! اے گنہگاران امت ! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ کمال رافت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی عزّ و جلّ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو ، عطا ہوگا ۔ حضور نے ان میں سے کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لئے نہ رکھا ۔ سب ہی تمہارے کام میں صرف فرما دیئے دو سوال دنیا میں کئے ۔ وہ بھی تمہارے ہی واسطے ، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے ۔ جب اس مہربان مولیٰ رؤف و رحیم

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رءوف رحیم۔ واللہ العظیم قسم ہے اس کی جس نے انھیں مہربان کیا کہ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی! تو ہمارا عجز وضعف اور ان کے حقوق عظیمہ کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادر اے واجد اے ماجد ہماری طرف سے ان پر اور ان کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما۔ جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور اُن کی رحمتوں کو مکافی ہے۔ اللھم صلی وسلم وبارك علیه وعلی اٰله وصحبه قدر رأفته ورحمته بامته وقدر رأفتك ورحمتك

به اٰمین اٰمین اٰله الحق اٰمین

سُبحان اللہ! اُمتیوں نے اُن کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے کوئی اُن کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر کرتا ہے۔

افعال محبّت کا بدعت نام ــــ اجلال وادب پر شرک کے احکام

انا للہ وانا الیه رٰجعون

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث نمبر ۲۴:۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے۔ میں نے دو بار تو دُنیا میں عرض کرلی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی۔ الٰہی میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ الٰہی میری امّت کی مغفرت فرما۔ واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم۔ اور تیسری عرض اس دن کے لئے اُٹھا، جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیازمند ہوگی۔ یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔

حدیث نمبر ۲۵:۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی، تو نے انبیاء کرام علیہم السّلام کو یہ یہ فضائل بخشے۔

رب عزّ وجل نے فرمایا:۔

اعطیتک خیرا من ذلک	میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب
(الی قولہ) خبأت شفاعتک	سے بہتر ہے میں نے تیرے لئے شفاعت
ولم اخبأھا للنبی غیرک۔	چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

حدیث نمبر ۲۶:۔ ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی شیبہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

واذا کان یوم القیمۃ کنت	اور جب قیامت کے دن میں انبیاء

امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر۔ — کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ یہ فخر سے نہیں فرماتا۔

حدیث نمبر ۲۷ تا ۴۰:۔ ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راوی حضرت شفیع اُمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

شفاعتی یوم القیامۃ حق، من لم یؤمن بھا لم یکن اھلھا۔ — میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا، اُس کے قابل نہ ہوگا۔ (یعنی وہ شفاعت سے محروم رہے گا۔)

منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے۔ اور اپنی جان پر رحم کر شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

اللھم انک تعلم انک ھدیت فامنا بشفاعۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاجعلنا من اھلھا فی الدنیا والاٰخرۃ واھل التقوی واھل المغفرۃ و اجعل اشرف صلوٰتک واعلے برکاتک وازکی تحیاتک علی ھذا الحبیب المجتبیٰ والشفیع المرتجیٰ وعلی اٰلہ وصحبہ دائما ابدا اٰمین اٰمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ ربّ العلمین۔
